باب اوّل

اِمامِ اَعظمؒ اِمام بخاریؒ کے شیخ الشیوخ ہیں

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com　　منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

باب ھذا میں ایسے دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ کے بیشتر شیوخ الحدیث امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ اِس نا قابلِ تردید حقیقت کی وجہ سے ہی امامِ اعظم ائمہِ فقہ کے علاوہ امام بخاری کے بھی امام قرار پاتے ہیں۔ زیرِ نظر باب میں اُن چیدہ طرق کا تذکرہ کیا جائے گا جن کی رُو سے امام بخاری، امامِ اعظم کے پوتے یا پڑپوتے شاگرد کہلاتے ہیں۔

ا۔ امام بخاریؒ کے والدِ گرامی دو طُرق سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں

امام بخاریؒ کے والد کا اسمِ گرامی اسماعیلؒ بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی البخاری ہے۔ اہم امر یہ ہے کہ امام بخاری کے والدِ گرامی کے دو شیوخ جن کے نام امام عبد اللہؒ بن مبارک اور امام حمادؒ بن زید ہیں دونوں امامِ اعظم کے شاگرد ہیں۔ ان دو طرق سے امام بخاری امامِ اعظم کے پڑپوتے شاگرد ہوئے۔

ہم ذیل میں امام بخاری کے بواسطہ اپنے والدِ گرامی امامِ اعظم تک طرقِ حدیث کے یہی دو نقشہ جات ذکر کر رہے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

اِمام بخاریؒ تک اِمامِ اَعظمؒ کے طرقِ حدیث

پہلا طریق

الإمام البخاري عن والده إسماعيل بن إبراهيم عن عبد الله بن المبارک عن الإمام الأعظم ﷺ

امامِ اعظم ابو حنیفہ ﷺ

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) عبداللہ بن مبارکؒ

↓

(امام بخاری کے والد) اسماعیلؒ بن ابراہیم

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

www.MinhajBooks.com

دوسرا طریق

الإمام البخاري عن والده إسماعيل بن إبراهيم عن حمّاد بن زيد عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

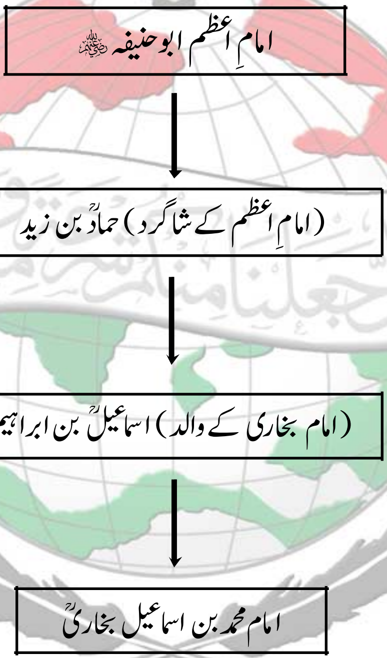

www.MinhajBooks.com

طرق کی علمی تحقیق

۱۔ امام عسقلانیؒ نے امام بخاریؒ کے والدِ گرامی کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عن حمّاد بن زيد وابن المبارك. (۱)

''اسماعیل بن ابراہیم نے حماد بن زید اور عبداللہ بن مبارک (دونوں) سے روایت کیا ہے۔''

۲۔ امام قسطلانیؒ، امام بخاریؒ کے والدِ گرامی کے متعلق مزید لکھتے ہیں:

إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة سمع من مالك وحماد بن زيد وصحب ابن المبارك. (۲)

''اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ نے امام مالک اور حماد بن زید سے سماع کیا ہے جب کہ امام عبد اللہ بن مبارک کی مصاحبت میں رہے۔''

۳۔ خود امام بخاریؒ نے بھی اپنے والدِ گرامی کی امام حمادؒ بن زید اور امام عبد اللہؒ بن مبارک سے ملاقات کی تائید و تصریح کی ہے۔ (۳)

❁ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے والد اسماعیلؒ بن ابراہیم، امام حمادؒ بن زید اور امام عبد اللہؒ بن مبارک کے شاگرد ہیں اور امامِ اعظمؒ اِن دونوں کے شیخ ہیں۔ اس امر پر محدّثین اور ائمہ اسماء الرجال کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

۴۔ امام بخاریؒ اپنی کتاب 'التاریخ الکبیر' میں امامِ اعظمؒ کے تعارف میں لکھتے ہیں:

نعمان بن ثابت أبو حنيفة الكوفي: روى عنه: ابن المبارك. (۴)

---

(۱) عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۱: ۲۴۰

(۲) قسطلانی، إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، ۱: ۳۱

(۳) بخاری، التاريخ الكبير، ۱: ۳۴۲

(۴) بخاری، التاريخ الكبير، ۸: ۸۱

’’ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی سے عبداللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔‘‘

۵۔ امام علیؒ بن مدینی امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

أبو حنيفة: روی عنه الثوري و ابن المبارک و حمّاد بن زيد.(۱)

’’ابوحنیفہ سے سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید نے روایت کیا ہے۔‘‘

۶۔ ان کے علاوہ امام ابنِ ابی حاتمؒ نے ’الجرح والتعدیل (۸: ۴۴۹)‘، خطیب بغدادیؒ نے ’تاریخ بغداد (۱۳: ۳۲۴)‘، صیمریؒ نے ’أخبار أبي حنيفة و أصحابه (ص: ۱۲۵)‘، مزیؒ نے ’تہذیب الکمال (۲۹: ۴۲۰)‘، ذہبیؒ نے ’سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۳)‘ اور سیوطیؒ نے ’تبییض الصحیفة (ص: ۷۸)‘ میں امام عبد اللہؒ بن مبارک کا امامِ اعظمؒ سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔

۷۔ اسی طرح صاحب السيرة الشامية امام محمدؒ بن یوسف الصالحی الشامی نے بھی امام حمادؒ بن زید کو امامِ اعظم کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔(۲)

۸۔ امام عبداللہؒ بن مبارک کے پاس امامِ اعظمؒ کا لکھایا ہوا علم موجود تھا۔ انہوں نے کئی مرتبہ امام صاحب کی کتب لکھیں۔ امام عبداللہؒ بن مبارک خود فرماتے ہیں:

كتبت كتب أبي حنيفة غير مرّة، فكانت تقع فيها زيادات فأكتبها.(۳)

’’میں نے کئی مرتبہ امام ابو حنیفہ کی کتب کو لکھا، پس ان میں کوئی اضافہ ہوتا تو میں اسے لکھ لیتا۔‘‘

www.MinhajBooks.com

(۱) ابن عبد البر، جامع بيان العلم وفضله، ۱: ۱۴۹
(۲) صالحی شامی، عقود الجمان فی مناقب أبی حنيفة النعمان: ۱۰۸
(۳) صیمری، أخبار أبی حنيفة وأصحابه: ۱۳۶

۹۔ امام عطیہؒ بن اسباط امام عبد اللہؒ بن مبارک کا عمل بیان کرتے ہیں:

كان ابن المبارك إذا قدم الكوفة تقدّم على زفر فيعيره كتبه عن أبي حنيفة فيكتبها، حتى كتبها مرارا۔(۱)

’’ابنِ مبارک جب بھی کوفہ آتے تو زفر کے ہاں آتے پس وہ ان کو امام ابوحنیفہ سے مروی اپنی کتب عاریۃً دیتے تو یہ انہیں نقل کر لیتے یہاں تک کہ انہوں نے کئی بار ان کو نقل کیا۔‘‘

معلوم ہوا کہ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی کتب مسودات اور مخطوطات کی شکل میں ان کے گھر میں موجود تھیں جس بنا پر لوگ انہیں اہل الرائے بھی کہتے تھے۔

اُصولِ حدیث کی روشنی میں چند اہم علمی نکات

درج بالا تحقیق پر اصولِ حدیث کی روشنی میں چند اہم علمی نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ تحقیق کا ماحصل پیش کرنے سے قبل ضروری ہے کہ روایتِ حدیث اور فقہ سیکھنے/سکھانے کو بیان کرنے میں محدّثین کے ہاں مروج مختلف اسالیب کا جائزہ لیا جائے تاکہ تمام شبہات کا ازالہ ہو اور حقیقت نکھر کر سامنے آجائے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ محدّثین کسی راوی کے روایت کرنے یا سماع کرنے اور کسی فقیہ سے فقہ سیکھنے یا سکھانے کے لئے مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کسی سے روایت کرنے یا سماع کرنے کے لئے محدّثین اپنی کتابوں میں رَوَى فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ، رَوَى فُلَانٌ مِن فُلَانٍ، رَوَى عَنهُ فُلَانٌ، سَمِعَ فُلَاناً، سَمِعَ فُلَانٌ فُلَاناً، سَمِعَ فُلَانٌ مِن فُلَانٍ اور سَمِعَ مِنهُ فُلَانٌ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ اس کے برعکس محدّثین کا ہی یہ اسلوب ہے کہ وہ کسی فقیہ محدّث کے فقہ سکھانے یا سیکھنے کے عمل کو تَفَقَّهَ بِفُلَانٍ، تَفَقَّهَ فُلَانٌ بِفُلَانٍ، تَفَقَّهَ عَلَى فُلَانٍ، بِفُلَانٍ تَفَقَّهَ فُلَانٌ، تَفَقَّهَ بِهِ فُلَانٌ، تَفَقَّهَ عَلَى فُلَانٍ فُلَانٌ، عَلَى فُلَانٍ تَفَقَّهَ فُلَانٌ جیسے الفاظ سے

(۱) صیمری، أخبار أبي حنيفة وأصحابه: ۱۳۷

بیان کرتے ہیں۔ (مزید تحقیق کے لئے علم الرجال پر لکھی گئی کتب ملاحظہ فرمائیں۔)

۲۔ امام بخاری محض محدّث ہی نہیں بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک اور امام سفیان ثوری کی طرح امیر المومنین فی الحدیث بھی ہیں۔ اُن سے یہ توقع کرنا کہ وہ روی عنه اور تفقّه به کے مابین فرق کو نہ سمجھتے ہوں گے محض لغو اور باطل خیال ہے۔ لہٰذا جب التاریخ الکبیر میں وہ بیان کرتے ہیں کہ روی عنه ابن المبارک (امیر المومنین فی الحدیث عبداللہ بن المبارک نے ابوحنیفہ سے روایت کیا)، اُسلوبِ محدّثین کے تحت اِس سے مراد یقیناً روایتِ حدیث ہے نہ کہ تعلیمِ فقہ۔

۳۔ اسی اسلوب کی روشنی میں مندرجہ بالا تمام رِوایات کے جائزے سے یہی بات ثابت ہے کہ اگر امام بخاری اور دیگر محدّثین، امامِ اعظم کے شاگردوں امام عبد اللہ بن مبارک اور امام حماد بن زید کو فقہ میں معروف سمجھتے تو ان کے ساتھ ''فقه'' کی طرف اشارہ کرنے والا کوئی لفظ لاتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امام بخاری اور دیگر اکابر محدّثین نے امامِ اعظم کے ساتھ ''رَوَی عَنْهُ'' لکھ کر اِن حضرات کو آپ کے محدّثین شاگرد ظاہر کیا ہے۔

۴۔ یہ بات بھی لائقِ توجہ ہے کہ امام عبد اللہ بن مبارک خود امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں اگر وہ امامِ اعظم کو معتبر اور ثقہ نہ سمجھتے تو ہرگز بھی آپ سے روایت نہ کرتے۔ اسی طرح دوسرے امیر المؤمنین فی الحدیث امام سفیان ثوری باقاعدہ طور پر آپ کے فقہاء تلامذہ میں شامل نہ ہونے کی باوجود بھی آپ سے روایت کرتے ہیں جو یقیناً علم الحدیث کے سوا اور کچھ نہیں۔ اِس سے بھی امامِ اعظم کے امام الأئمة فی الحدیث ہونے کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ امام بخاری نے اس روایت کو امامِ اعظم کے ترجمہ اور تعارف میں درج کیا ہے تو اس سے بھی اَقرب علی القیاس یہی ہے کہ امام بخاری کا اس سے مقصود امام ابوحنیفہ کے محدّثین تلامذہ کو بیان کرنا تھا۔ لہٰذا یہی بات ثابت ہوئی کہ امام عبداللہ بن مبارک نے امامِ اعظم سے حدیث ہی روایت کی۔

۶۔ امام عبداللہ بن مبارک کے پاس امامِ اعظم سے مروی کتب موجود تھیں اور طویل مدت تک امام بخاری کے والد ابنِ مبارک کی صحبت میں رہے ظاہری بات ہے کہ انہوں نے اپنے تلامذہ کو وہی ذخیرۂ علم منتقل کیا جو اُن کے پاس تھا۔ اس طرح امامِ اعظم کی مرویّات بذریعہ امام عبد اللہ بن مبارک امام بخاری کے والد کو حاصل ہوئیں اور امام بخاری نے کل ذخیرۂ علم الحدیث جو اپنے والدِ گرامی کے توسط سے گھر میں وراثتاً پایا وہ امامِ اعظم کا تھا۔ لہٰذا امام بخاری نے امامِ اعظم کے ذخیرۂ علمی کو حاصل کیا اور یوں بالواسطہ رشتۂ تلمذ استوار ہوا۔

آخر میں امام بخاری کا قول درج کیا جاتا ہے جس میں انہوں نے خود امام عبداللہ بن مبارک اور امام وکیع بن جراح کی کتب سے استفادہ کرنے کا اعتراف کیا ہے۔

امام بخاریؒ کا مسندِ حدیث پر بیٹھنے سے قبل امامِ اعظم رضی اللہ عنہ اور اُن کے شاگردوں کی کتب کا حفظ

یہ بڑی اہم بات ہے جسے خطیب بغدادیؒ، امام ابنِ جوزیؒ، امام ذہبیؒ، امام عسقلانیؒ اور دیگر ائمہ نے نقل کیا ہے۔ امام بخاریؒ خود بیان فرماتے ہیں:

فلما طعنت فی ست عشرة سنة، حفظت کتب ابن المبارک ووکیع وعرفت کلام هؤلاء (یعنی أصحاب الرأي). (۱)

”جب میں سولہ سال کا ہوا تو میں نے امام عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن

(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۲: ۷

۲۔ ابن جوزی، صفة الصفوة، ۴: ۱۶۹

۳۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۴: ۴۳۹

۴۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۲: ۳۹۳

۵۔ عسقلانی، مقدمة فتح الباری، ۱: ۴۷۸

جراح کی کتابیں زبانی یاد کر لیں اور اصحاب الرائے کے کلام کی معرفت بھی حاصل کر لی تھی۔''

درجِ بالا عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چونکہ امام بخاری کے والد نے ابنِ مبارک کی صحبت میں ایک عرصہ گزارا تھا اور وہی ان کی کتابیں لائے تھے تو امام بخاری نے مسندِ حدیث پر بیٹھنے سے قبل نو عمری میں ہی اُن کی کتابیں حفظ کر لی تھیں۔

اہل الرائے کون حضرات ہیں؟ ذہن نشین رہے کہ امامِ اعظم کے مخالفین نے اہل الرائے کا لقب ہی امام صاحب اور آپ کے شاگردوں کے لئے وضع کیا اور ان سے متاثر ہونے والوں میں امام بخاری بھی شامل تھے۔ اسی وجہ سے اُن کو اہل الرائے کہتے تھے۔ امامِ اعظم کو اہل الرائے کہنے سے اُن کے علمی مقام کا انکار نہ تھا بلکہ ان کو مسلکاً اور مشرباً کہتے تھے۔ امام بخاری کا امامِ اعظم کو اہل الرائے کہہ کر پکارنے سے مراد ان کے علمی، فکری اور فقہی مقام کا اِقرار تھا۔

اگر امام بخاری امامِ اعظم کے علمی مقام کا اعتراف کرتے تھے تو پھر ذہنوں میں سوال ابھرتا ہے کہ اُن سے روایت کیوں نہیں لی؟ اس کا تفصیلی جواب کتاب ہذا کے تیسرے باب میں آرہا ہے۔ سرِدست اتنا بتانا کافی ہے کہ امام بخاری نے علم الحدیث کئی اور طرق سے بھی اخذ کیا مگر فہم الحدیث اور فقہ الحدیث بالواسطہ امامِ اعظم سے حاصل کیا۔ اسی لئے انہوں نے مسندِ حدیث پر بیٹھنے سے قبل اصحاب الرائے یعنی امامِ اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کی کتابیں حفظ کی تھیں پھر مسندِ حدیث پر بیٹھے۔ امام بخاریؒ نے مسندِ حدیث پر بیٹھنے سے قبل حدیث کے فہم اور فقہ کے حصول کو لازمی سمجھا کیونکہ اس کے بغیر انسان حدیث کے معانی کی حقیقی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ روایت اس بات کا بھی واضح ثبوت ہے کہ ان کتب کے ذریعے وہ امامِ اعظم کے علم الحدیث سے بھی آشنا ہوئے ہونگے کیونکہ امام عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح جن کی کتابوں کو امام بخاری نے پڑھا، امامِ اعظم کے بلند پایہ شاگرد تھے جو حدیث میں اَجل اور اَوثق مقام پر فائز تھے۔

۲۔ امام بخاریؒ صرف ایک واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں

امام بخاریؒ اپنے والد گرامی کے علاوہ صرف ایک واسطہ سے کئی طرق سے امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ محدّثین کی کتابوں میں اس بات کی تصریح موجود ہے جن میں سے ہم چھ (۶) طرق بمع تحقیقات ذیل میں بیان کر رہے ہیں:

(۱) الإمام البخاري عن مكي بن إبراهيم عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

اس طریق سے امام بخاریؒ امام مکّیؒ بن ابراہیم (متوفی ۲۱۵ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔ امام مکی بن ابراہیم وہ خوش قسمت فرد ہیں جو امام بخاری کی بائیس (۲۲) ثلاثیات میں سے گیارہ (۱۱) کے راوی ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک پہلا طریقِ حدیث

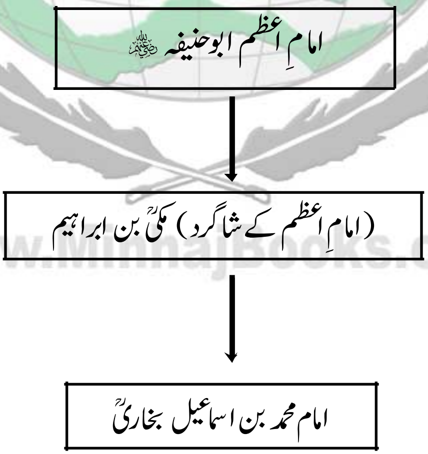

علمی تحقیق

امام مزی نے ’تہذیب الکمال (۲۹: ۴۲۱)‘، امام ذہبی نے ’سیر أعلام النبلاء (۶: ۳۹۴)‘ اور امام سیوطی نے ’تبییض الصحیفة بمناقب أبی حنیفة (ص: ۹۲)‘ میں بیان کیا ہے کہ امام مکی بن ابراہیم (متوفی ۲۱۵ھ) امام ابو حنیفہ سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ امام مکی بن ابراہیم، امام بخاری کے شیخ ہیں اور ثلاثیاتِ بخاری کے راوی ہیں۔

۱۔ امام ذہبی، مکی بن ابراہیم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

حدّث عن جعفر الصادق و أبي حنيفة، وعنه البخاري وأحمد. (۱)

’’مکی بن ابراہیم نے امام جعفر الصادق اور ابو حنیفہ سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے امام بخاری اور احمد نے روایت کی ہے۔‘‘

۲۔ امام ذہبی اور امام قسطلانی نے امام بخاری کے بارے میں لکھا ہے:

سمع ببلخ من مكي بن إبراهيم. (۲)

’’امام بخاری نے بلخ میں مکی بن ابراہیم سے سماع کیا۔‘‘

۳۔ خطیب بغدادی اور مزی نے امام بخاری کے شیوخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

سمع مكي بن إبراهيم البلخي. (۳)

’’امام بخاری نے مکی بن ابراہیم بلخی سے سماع کیا ہے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

(۱) ذهبی، تذکرة الحفاظ، ۱: ۳۶۵

(۲) ۱۔ ذهبی، تذکرة الحفاظ، ۲: ۵۵۵

۲۔ قسطلانی، إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ۱: ۳۲

(۳) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۲: ۴

۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۴: ۴۳۳

(۲) الإمام البخاري عن الضَّحَّاک بن مَخلَد عن الإمام الأعظم رضي الله عنه

امام بخاریؒ امام ابوعاصم ضَحَّاکؒ بن مَخلَد (متوفی ۲۱۲ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔ امام ابوعاصم بھی ثلاثیاتِ بخاری کے رواۃ میں سے ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک دوسرا طریقِ حدیث

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) الضحاکؒ بن مخلد

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

www.MinhajBooks.com

علمی تحقیق

امام ابوعاصم ضحاک بن مخلد النبیل بصری امامِ اعظم کے شاگرد ہیں۔ اسے امام مزی نے 'تهذيب الكمال (۲۹: ۴۲۰)'، امام ذہبی نے 'سير أعلام النبلاء (٦: ۳۹۳)'، اور 'تذكرة الحفاظ (۱: ۱٦۸)'، امام عسقلانی نے 'تهذيب التهذيب (۱۰: ۴۰۱)' اور امام سیوطی نے 'تبييض الصحيفة بمناقب أبي حنيفة (ص: ۷۷)' میں بیان کیا ہے۔ جب کہ امام ابو عاصم ضحاک سے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۔ امام ذہبی اور قسطلانی امام بخاری کے شیوخ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سمع بالبصرة من أبي عاصم النبيل.(۱)

''امام بخاری نے بصرہ میں ابو عاصم نبیل سے سماع کیا ہے۔''

۲۔ امام مزی، امام ذہبی اور امام عسقلانی نے بھی امام بخاری کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عن أبي عاصم الضحاك بن مخلد.(۲)

''امام بخاری نے ابو عاصم ضحاک بن مخلد سے روایت کیا ہے۔''

(۱) ۱۔ ذهبی، تذكرة الحفاظ، ۲: ۵۵۵
۲۔ قسطلانی، إرشاد السارى لشرح صحيح البخاری، ۱: ۳۲

(۲) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۴: ۴۳۲
۲۔ ذهبی، الكاشف، ۲: ۱۵٦
۳۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۹: ۴۱

(۳) الإمام البخاري عن أبي عبد الله الأنصاري عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام ابو عبد اللہ محمدؒ بن عبداللہ انصاری (متوفی ۲۱۵ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک تیسرا طریقِ حدیث

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) محمد بن عبداللہ انصاریؒ

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

www.MinhajBooks.com

علمی تحقیق

امام مزی نے ’تہذیب الکمال (۲۹: ۴۲۱)‘، امام ذہبی نے ’سیر أعلام النبلاء (۶: ۳۹۴)‘ اور امام سیوطی نے ’تبییض الصحیفة بمناقب أبي حنیفة: ۸۹‘ میں بیان کیا ہے کہ قاضی ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ انصاری بصریؒ امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ یہی امام ابوعبد اللہ انصاری امام بخاری کے شیخ ہیں اور ثلاثیاتِ بخاری کے راوی بھی ہیں۔

۱۔ امام ذہبی اور امام قسطلانی امام بخاری کے بارے میں رقم طراز ہیں:

سمع بالبصرة من محمّد بن عبد الله الأنصاري. (۱)

’’امام بخاری نے بصرہ میں محمد بن عبد اللہ انصاری سے سماع کیا۔‘‘

۲۔ اسی طرح ائمہِ حدیث نے امام محمد بن عبد اللہ انصاری کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنه البخاري. (۲)

’’امام بخاری نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا ہے۔‘‘

(۱) ۱۔ قسطلانی، إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ۱: ۳۲

۲۔ ذهبی، تذکرة الحفاظ، ۲: ۵۵۵

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۴۰۸

۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۵: ۵۳۹

۴۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۹: ۲۴۴

۵۔ أیضاً، لسان المیزان، ۷: ۳۶۵، ۵۰۴

۵۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۱۶۰

(۴) الإمام البخاري عن أبي عبد الرحمان المُقْرِئ عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

اِس طریق سے امام بخاریؒ، امام ابو عبد الرحمٰن عبد اللہؒ بن یزید المقری (متوفی ۲۱۳ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک چوتھا طریقِ حدیث

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) ابو عبد الرحمٰن المقریؒ

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

www.MinhajBooks.com

علمی تحقیق

امامِ اعظم کے شاگرد ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن یزید مقریؒ مکی ہیں۔ اِسے امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر (۸: ۸۱)'، خطیب بغدادی نے 'تاریخ بغداد (۱۳:۳۲۴)'، امام مزی نے 'تہذیب الکمال (۲۹: ۴۲۰)'، امام ذہبی نے 'سیر أعلام النبلاء (۶: ۳۹۳)'، امام عسقلانی نے 'تہذیب التہذیب (۱۰: ۴۰۱)' اور امام سیوطی نے 'تبییض الصحیفۃ (ص: ۷۹)' میں بیان کیا ہے۔ جب کہ امام ابو عبد الرحمٰن مقریؒ امام بخاری کے شیخ ہیں۔

۱۔ امام ذہبی اور قسطلانی امام بخاری کے بارے میں رقم طراز ہیں:

سمع بمكة من أبي عبدالرحمن المقرئ.[۱]

''امام بخاری نے مکہ میں ابو عبد الرحمٰن مقری سے سماع کیا۔''

۲۔ دیگر ائمہ محدّثین نے امام ابو عبد الرحمٰن مقریؒ کے ترجمہ میں نقل کیا ہے:

روى عنه البخاري.[۲]

''امام بخاری نے اِن سے روایت کیا ہے۔''

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ قسطلانی، إرشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ۱: ۳۲

۲۔ ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۲: ۵۵۵

(۲) ۱۔ ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۳۶۷

۲۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۱۶۰

(٥) الإمام البخاري عن عبيد الله بن موسٰى عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام ابو محمد عبید اللہؒ بن موسیٰ کوفی (متوفی ۲۱۳ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک پانچواں طریقِ حدیث

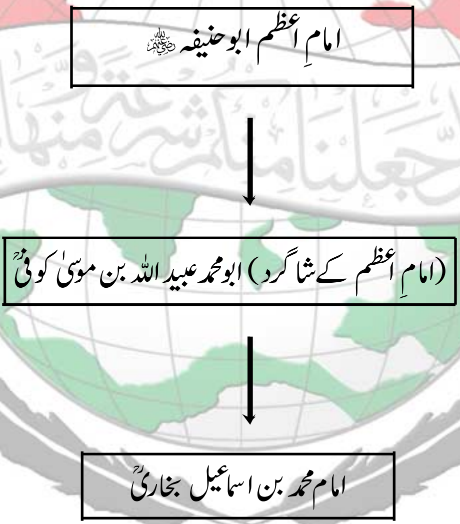

www.MinhajBooks.com

علمی تحقیق

امام مزی، امام ذہبی اور امام سیوطی کی تحقیق کے مطابق امامِ اعظم، امام ابو محمد عبیداللہ بن موسیٰ العبسی الکوفی کے شیخ ہیں۔(۱) جب کہ امام عبیداللہ بن موسیٰ امام بخاری کے شیخ ہیں اور امام بخاری نے اِن سے روایت کیا ہے۔

۱۔ امام قسطلانی، امام بخاری کے بارے میں لکھتے ہیں:

سمع بالكوفة من عبيدالله بن موسى. (۲)

''امام بخاری نے کوفہ میں عبیداللہ بن موسیٰ سے سماع کیا۔''

۲۔ امام ذہبی، امام عسقلانی اور امام سیوطی نے امام عبیداللہ بن موسیٰ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه البخاري. (۳)

''امام بخاری نے عبیداللہ بن موسیٰ سے روایت کیا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۲۱
۲۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۳
۳۔ سيوطی، تبييض الصحيفة: ۸۳

(۲) قسطلانی، إرشاد السارى لشرح صحيح البخارى، ۱: ۳۲

(۳) ۱۔ ذهبی، تذكرة الحفاظ، ۱: ۳۵۴
۲۔ عسقلانی، لسان الميزان، ۷: ۲۹۷
۳۔ سيوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۱۵۵

(٦) الإمام البخاري عن الفَضل بن دُكَين عن الإمام الأعظم رضي الله عنه

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام ابونعیم فضلؒ بن دُکَین (متوفی ۲۱۸ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک چھٹا طریقِ حدیث

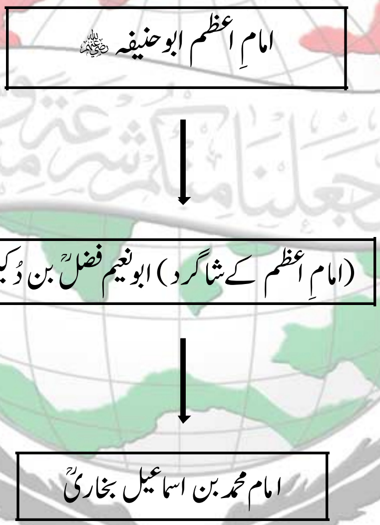

www.MinhajBooks.com

علمی تحقیق

امام ابنِ ابی حاتم، امام مزی اور امام ذہبی کے مطابق امامِ اعظم، امام ابو نُعَیم فضل بن دُکَین التیمی الکوفی کے شیخ ہیں۔[۱] جب کہ امام فضل بن دکین امام بخاری کے شیخ ہیں اور امام بخاری نے اپنی 'الجامع الصحیح' میں اُن سے براہِ راست ایک سو پچاسی (۱۸۵) احادیث روایت کی ہیں۔

امام عسقلانی اور امام سیوطی، امام فضل بن دکین کے تذکرہ میں فرماتے ہیں:

روى عنه البخاري.[۲]

''امام بخاری نے اِن سے روایت کیا ہے۔''

مذکورہ بالا چھ طرق کی رو سے امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام بخاریؒ کے دادا استاد اور امام بخاری آپ کے پوتے شاگرد ہیں۔ یہ سارے اَکابر محدّثین علم الحدیث میں امام بخاری کے براہِ راست اور بلاواسطہ شیوخِ حدیث میں شامل ہیں۔ امام بخاری نے اپنی الصحیح میں کئی احادیث مبارکہ اِن حضرات سے روایت کی ہیں۔

۳۔ امام بخاریؒ دو واسطوں سے امامِ اعظمؒ کے شاگرد ہیں

مذکورہ بالا ایک واسطہ کے چھ (۶) طرق کے علاوہ امامِ اعظم دو واسطوں کے کئی طرق سے بھی امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ان میں سے چھ طرق مع علمی تحقیقات درج ذیل ہیں:

(۱) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۴۴۹
۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۹: ۴۲۱
۳۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۳

(۲) ۱۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۸: ۲۴۴
۲۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۱۶۳

(۷) الإمام البخاري عن يَحيَى بن مَعِين عن عبد الله بن المبارک عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام یحییٰؒ بن معین (متوفی ۲۳۳ھ) اور عبد اللہؒ بن مبارک (متوفی ۱۸۱ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک ساتواں طریقِ حدیث

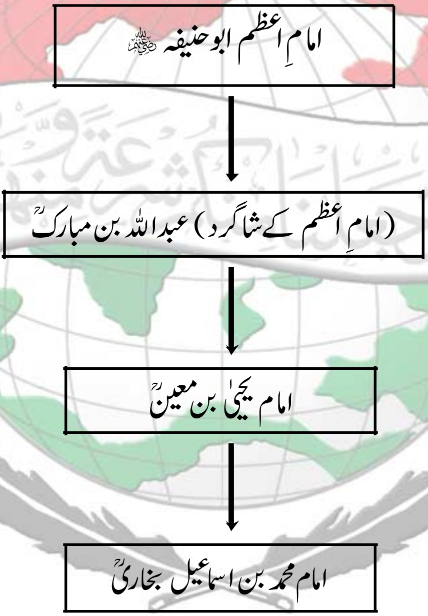

www.MinhajBooks.com

علمی تحقیق

۱۔ امام بخاری اور امام ابنِ ابی حاتم نے امام ابو حنیفہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه ابن المبارک.(۱)

''امام ابنِ مبارک نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔''

جب کہ امام عبداللہ بن مبارک، محدّثِ کبیر امام یحییٰ بن معین کے شیخ ہیں۔

۲۔ امام مسلم فرماتے ہیں:

أبو زکریا یحیی بن معین سمع عبداللّٰہ بن المبارک.(۲)

''ابوزکریا یحییٰ بن معین نے عبداللہ بن مبارک سے سماع کیا ہے۔''

۳۔ امام عسقلانی نے یحییٰ بن معین کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عن عبد الله بن المبارک.(۳)

''انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایت کیا ہے۔''

امام بخاری نے امام یحییٰ بن معین سے روایت کیا ہے۔ امام مزی اور امام عسقلانی نے امام یحییٰ بن معین کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه البخاري.(۴)

''امام بخاری نے یحییٰ بن معین سے روایت کیا ہے۔''

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۸: ۸۱
۲۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۴۴۹

(۲) مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۳۳۷

(۳) عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۱۱: ۲۴۶

(۴) ۱۔ مزی، تهذیب الکمال، ۳۱: ۵۴۶
۲۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۱۱: ۲۴۶

(۸) الإمام البخاري عن إبراهيم بن موسیٰ عن يزيد بن زُرَيع عن الإمام الأعظم رضي الله عنه

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام ابراہیمؒ بن موسیٰ (متوفی ۲۲۰ھ) اور یزیدؒ بن زُرَیع (متوفی ۱۸۲ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک آٹھواں طریقِ حدیث

علمی تحقیق

امامِ اعظم کے ایک اور شاگرد جنہوں نے آپ سے روایت کیا امام یزید بن زُریع ہیں۔

۱۔ امام مزی اور عسقلانی نے امام ابوحنیفہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنه يزيد بن زريع.(۱)

''امام یزید بن زریع نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔''

امام یزید بن زریع سے روایت کرنے والے ابراہیم بن موسیٰ بن یزید بن زاذان فراء تمیمی ہیں جبکہ اِن سے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۔ امام عسقلانی اور امام سیوطی نے امام ابراہیم بن موسیٰ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عن يزيد بن زريع، وعنه البخاري.(۲)

''ابراہیم بن موسیٰ نے امام یزید بن زُریع سے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری نے ان سے روایت کیا۔''

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۲۱
۲۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۱۰: ۴۰۱

(۲) ۱۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۱: ۱۴۸
۲۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۱۹۹

(۹) الإمام البخاري عن عَمرو بن زُرارة عن هُشَيم بن بَشِير عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام عمروؒ بن زُرارہ (متوفی ۲۳۸ھ) اور ہُشَیمؒ بن بشیر (متوفی ۱۸۳ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک نواں طریقِ حدیث

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) ہشیمؒ بن بشیر

↓

امام عمروؒ بن زُرارہ

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

علمی تحقیق

۱۔ امام بخاری، ابنِ ابی حاتم اور مزی نے امامِ اعظم کے تذکرہ میں لکھا ہے:

روی عنه هشيم بن بشير. (۱)

’’ہشیم بن بشیر نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔‘‘

امام ہشیم بن بشیر سے امام عمرو بن زُرارہ نیشاپوری نے حدیث کی سماعت کی ہے۔

۲۔ امام مسلم، عمرو بن زُراہ کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

أبو محمّد عمرو بن زرارة النيسابوري: سمع هشيماً. (۲)

’’ابو محمد عمرو بن زرارہ نیشاپوری نے ہشیم سے سماع کیا ہے۔‘‘

جبکہ امام بخاری نے امام عمرو بن زرارہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ امام عسقلانی اور امام ذہبی، امام عمرو بن زرارہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روی عنه البخاري. (۳)

’’امام بخاری نے امام عمرو سے روایت کیا ہے۔‘‘

---

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۸: ۸۱
۲۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۴۴۹
۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۲۱

(۲) مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۷۵۱

(۳) ۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۸: ۳۱
۲۔ ذہبی، الکاشف، ۲: ۷۷

(١٠) الإمام البخاري عن عَبَّاد بن يعقوب عن عَبَّاد بن العَوَّام عن الإمام الأعظم رضي الله عنه

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام عبادؒ بن یعقوب (متوفی ٢٥٠ھ) اور عبادؒ بن العوام (متوفی ١٨٥ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک دسواں طریقِ حدیث

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) عبادؒ بن العوام

↓

امام عباد بن یعقوب اسدیؒ

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

www.MinhajBooks.com

علمی تحقیق

۱۔ امام بخاری، ابنِ ابی حاتم اور ذہبی نے امامِ اعظم کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنه عباد بن العوام.(۱)

’’عباد بن العوام نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔‘‘

امام عباد بن العوام سے عباد بن یعقوب اسدی نے روایت کیا ہے جو کہ امام بخاری، امام ترمذی اور امام ابنِ ماجہ کے شیخ ہیں۔

۲۔ امام عسقلانی اور مزی نے امام عباد بن العوام کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنه عباد بن یعقوب.(۲)

’’عباد بن یعقوب نے ان سے روایت کیا ہے۔‘‘

۳۔ امام عسقلانی اور امام ذہبی نے عباد بن یعقوب اسدی کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنه البخاري.(۳)

’’امام بخاری نے عباد بن یعقوب سے روایت کیا۔‘‘

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۸: ۸۱
۲۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۴۴۹
۳۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۳

(۲) ۱۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۵: ۸۶
۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۱۴: ۱۴۲

(۳) ۱۔ ذهبی، الکاشف، ۱: ۵۳۲
۲۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۵: ۹۵

(١١) الإمام البخاري عن يَحيَى بن مَعِين عن وَكِيع بن الجَرَّاح عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام یحییؒ بن معین (متوفی ۲۳۳ھ) اور وکیعؒ بن الجراح (متوفی ۱۹۶ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک گیارہواں طریقِ حدیث

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) وکیعؒ بن الجراح

↓

امام یحیٰی بن معینؒ

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

علمی تحقیق

امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر (۸:۸۱)' اور امام ابنِ ابی حاتم نے 'الجرح والتعدیل (۸:۴۴۹)' میں بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے وکیع بن الجراح نے روایت کیا ہے۔

امام وکیع بن الجراح، محدّثِ کبیر امام یحیٰی بن معین کے شیخ ہیں۔

۱۔ امام مزی اور امام عسقلانی نے امام یحیٰی بن معین کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عن وکیع.(۱)

''انہوں نے وکیع سے روایت کیا ہے۔''

۲۔ خطیب بغدادی نے امام یحیٰی بن معین کے بارے میں لکھا ہے:

سمع وکیعًا.(۲)

''انہوں نے وکیع سے سماع کیا ہے۔''

جبکہ امام یحیٰی بن معین، امام بخاری کے شیخ ہیں جس پر حوالہ جات ساتویں طریق میں بیان ہو چکے ہیں۔

---

(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۱:۵۴۵

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۱: ۲۴۶

(۲) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۴: ۱۷۷

(۱۲) الإمام البخاري عن مَحْمُود بن غَيلان عن عبد الرَّزَّاق بن هَمَّام عن الإمام الأعظم رضي الله عنه

اس طریق سے امام بخاریؒ، امام محمودؒ بن غیلان (متوفی ۲۳۹ھ) اور عبد الرزاقؒ بن ہمام (متوفی ۲۱۱ھ) کے واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث میں شاگرد ہیں۔

امام بخاریؒ کا امامِ اعظمؒ تک بارھواں طریقِ حدیث

امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

↓

(امامِ اعظم کے شاگرد) عبد الرزاق بن ھمامؒ

↓

امام محمود بن غیلان مروزیؒ

↓

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

علمی تحقیق

۱۔ امام ابنِ ابی حاتم، امام ذہبی اور امام سیوطی جیسے اجل محدّثین نے امامِ اعظم کے ترجمہ میں نقل کیا ہے:

روى عنه عبد الرزّاق.(۱)

’’امام عبد الرزاق نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔‘‘

۲۔ امام مزی اور عسقلانی نے امام عبد الرزاق بن ہمام کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ اُن سے امام محمود بن غیلان مروزی نے روایت کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

روى عنه محمود بن غيلان المروزي.(۲)

’’امام محمود بن غیلان مروزی نے عبد الرزاق سے روایت کیا ہے۔‘‘

۳۔ جب کہ امام محمود بن غیلان مروزی سے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی نے امام محمود بن غیلان کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه البخاري.(۳)

’’امام بخاری نے محمود بن غیلان سے روایت کیا۔‘‘

(۱) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح و التعدیل، ۸: ۴۴۹
۲۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۳
۳۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۸۰

(۲) ۱۔ مزی، تهذیب الکمال، ۱۸: ۵۶
۲۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۶: ۲۷۸

(۳) سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۲۱۰

خلاصۂ بحث

مذکورہ بالا بارہ (۱۲) واسطوں کے ذریعے سے امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام بخاریؒ کے دادا اور پڑدادا استاد ہیں جبکہ امام بخاری آپ کے پوتے اور پڑپوتے شاگرد ہیں۔ یہ سارے اکابر محدّثین بلاواسطہ یا بالواسطہ امام بخاری کے حدیث میں شیخ ہیں اور امام بخاری نے ''الجامع الصحیح'' میں سینکڑوں احادیثِ مبارکہ اپنے اِن اَجل شیوخ سے روایت کی ہیں لہٰذا ان طرق سے ثابت ہوا کہ امامِ اعظم امام بخاری کے شیخ الشیوخ ہیں۔ ان دلائل و براہین کے ہوتے ہوئے اب کسی بھی صاحبِ علم کے لئے امامِ اعظم کے **إمام الأئمة فی الحدیث** ہونے پر انکار کی گنجائش نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں امامِ اعظم کے صحیح مقام کی شناخت اور پہچان کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ! یا رب العالمین۔

باب دوم

اِمام بخاریؒ کی ثلاثیات کے راوی بھی اِمامِ اَعظمؒ کے تلامذہ ہیں

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

۱۔ امام بخاریؒ کی سندِ عالی ''ثلاثی'' ہے

امام بخاری کی سب سے اعلیٰ سند تین واسطوں سے ہے جسے اصطلاحِ محدّثین میں ثلاثیات کا نام دیا گیا ہے۔ امام بخاری کی تین واسطوں سے مروی کُل بائیس (۲۲) احادیث ہیں اور یہ بائیس ثلاثیاتِ امام بخاری ''پانچ (۵)'' راویوں سے مروی ہیں جن کے نام یہ ہیں: مکی بن ابراہیم، ابو عاصم ضحاک بن مخلد، محمد بن عبد اللہ انصاری، خلاد بن یحییٰ اور عصام بن خالد۔ ان پانچوں راویوں سے ثلاثیات کو روایت کرنے کی درج ذیل ترتیب بنتی ہے:

۱۔ امام مکی بن ابراہیم سے گیارہ احادیثِ مبارکہ مروی ہیں۔

۲۔ امام ابو عاصم ضحاک بن مخلد النبیل سے چھ احادیثِ مبارکہ مروی ہیں۔

۳۔ امام محمد بن عبد اللہ انصاری سے تین احادیثِ مبارکہ مروی ہیں۔

۴۔ امام خلاد بن یحییٰ سے ایک حدیثِ مبارکہ مروی ہے۔

۵۔ امام عصام بن خالد سے بھی ایک حدیثِ مبارکہ مروی ہے۔

۲۔ اِمام بخاریؒ کی ۲۲ ثلاثیات میں سے ۲۱ کے راوی اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں

بڑی ایمان اَفروز اور خاص بات یہ ہے کہ درج بالا جن چار راویوں سے امام بخاری نے بائیس (۲۲) میں سے اکیس (۲۱) حدیثیں لی ہیں، وہ ۲۱ ثلاثیاتِ بخاری کے چاروں راوی امامِ اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں اور امام بخاری کے شیخ ہیں۔ یہ چاروں ائمہ

حدیث عام درجے کے شیخ نہیں بلکہ امام بخاری کی اسانیدِ عالیہ ''ثلاثیات'' کے بھی شیخ ہیں۔ یہ اسانید امام بخاری کا سب سے بڑا سرمایۂ فخر ہیں۔ 'صحیح البخاری' کی ۲۲ ثلاثیات میں سے ان ۲۱ کے راویوں کو - جوکہ امامِ اعظم کے شاگرد ہیں - ایک طرف کر دیا جائے تو امام بخاری کا ثلاثیات کے ضمن میں امتیاز و افتخار ہی ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ ثلاثیاتِ بخاریؒ کے رُواۃ جو اِمام اعظمؓ کے تلامذہ ہیں

ثلاثیاتِ بخاری کے وہ چار رُواۃ جو امام بخاریؒ کے شیخ اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، درج ذیل اصحاب ہیں:

(۱) امام مکیؒ بن ابراہیم (متوفی ۲۱۵ھ)

اجل حافظِ حدیث امام مکیؒ بن ابراہیم بلخی سے سب سے زیادہ گیارہ ثلاثیاتِ بخاری مروی ہیں۔ یہ صحاح ستہ میں سے سنن نسائی کے علاوہ باقی پانچوں کتب صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابو داؤد اور سنن ابنِ ماجہ کے بھی راوی ہیں۔

امام مکی بن ابراہیم کی کنیت ابو السَّکَن ہے۔ بنوتمیم کے قبیلہ بنو حنظلہ سے نسبت رکھنے کی وجہ سے تمیمی حنظلی کہلاتے ہیں۔ بلخ کے رہنے والے مشہور حافظِ حدیث ہیں۔ آپ کی ولادت ایک سو چھبیس (۱۲۶) ہجری میں ہوئی۔[(۱)]

امام مکیؒ بن ابراہیم کی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبتِ تلمذ

۱۔ امام مزیؒ، حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ، امام سیوطیؒ اور دیگر ائمہ کی تحقیق کے مطابق امام مکیؒ بن ابراہیم، امام احمدؒ بن حنبل اور امام بخاریؒ کے شیخ ہیں جبکہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

(۱) ۱۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۸: ۴۷۷۔ ۴۷۹
۲۔ عسقلانی، تهذیب التهذیب، ۱۰: ۲۶۱

کے شاگرد ہیں۔(۱)

۲۔ امام مکیؒ بن ابراہیم اُن اشخاص میں سے ہیں جنہوں نے امامِ اعظم ہی کی بدولت تحصیلِ علمِ حدیث میں قدم رکھا۔ امام مکیؒ خود بیان کرتے ہیں:

''میں تجارت کیا کرتا تھا، ایک بار میں امام ابو حنیفہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: مکی! تم تجارت کرتے ہو مگر جب تجارت علم کے بغیر ہوتو وہ سراسر نقصان میں جاتی ہے، تم پڑھتے لکھتے کیوں نہیں ہو؟ (آگے امام مکی فرماتے ہیں:)

فلم يزل بي حتى أخذت في العلم، وفي كتابته وتعلّمه، فرزقني الله منه شيئاً كثيراً، فلا أزال أدعو لأبي حنيفة في دبر كل صلاة وعند ما ذكرته، لأن الله تعالى ببركته فتح لي باب العلم.(۲)

''آپ مجھے یہ نصیحت فرماتے رہے حتی کہ میں نے علم کے میدان میں قدم رکھ دیا اور پڑھنے لکھنے لگا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن کی وساطت سے کثیر علم عطا کیا لہٰذا میں ہر نماز کے بعد اور جب بھی امام ابو حنیفہ کو یاد کرتا ہوں ان کے لئے دعا کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے میرے لئے علم کا دروازہ کھولا۔''

۳۔ صدر الائمۃ موفقؒ بن احمد المکی (م ۵۶۸ھ) نے امام مکیؒ کے متعلق لکھا ہے:

هو مكي بن إبراهيم البلخي إمام بلخ دخل الكوفة سنة أربعين ومائة، ولزم أبا حنيفة رحمه الله وسمع منه الحديث والفقه، وأكثر

(۱) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۸: ۴۷۷
۲۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۱۰: ۲۶۰۔۲۶۱
۳۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۱۶۴

(۲) موفق، مناقب الإمام الأعظم، ۲: ۱۶۱

عنه الرواية. وكان قد جاوز ثنتي عشرة سنة.(۱)

’’بلخ کے امام مکی بن ابراہیم بلخی ایک سو چالیس ہجری میں کوفہ تشریف لائے، آپ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی سنگت اختیار کی اور ان سے حدیث اور فقہ کا سماع کیا۔ آپ نے ان سے بکثرت روایت کیا۔ اس وقت آپ کی عمر بارہ سال سے زائد ہو چکی تھی۔‘‘

۴۔ دیگر اکابر ائمہِ حدیث کی طرح امام مکیؒ بن ابراہیم بھی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے شدید محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ ذیل میں ہم امام مکیؒ بن ابراہیم کے ایک حلقۂ درس کا ذکر اسماعیل بن بشر کی زبانی نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم مکی بن ابراہیم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے درسِ حدیث دیتے ہوئے کہا: ہم سے ابو حنیفہ نے حدیث بیان کی۔ اسی وقت ایک اجنبی شخص نے چیخ کر کہا: آپ ہم کو ابنِ جریج کی حدیث بیان کیجئے اور ابوحنیفہ کی حدیث مت بیان کریں۔ امام مکی نے فرمایا:

إنا لا نحدّث السفهاء، حرمت عليک أن تكتب عني، قم من مجلسي، فلم يحدّث حتى أقيم الرجل من مجلسه، ثم قال: حدّثنا أبو حنيفة ومرّ فيه.

وفي رواية إبراهيم بن أبي بكر المرابطي: فغضب غضباً شديداً حتى رؤي ذلک في وجهه، فقال الرجل: تبت واخطأت، فأبى أن يحدّثهم.(۲)

’’ہم بیوقوفوں کو حدیث بیان نہیں کرتے، مجھ سے حدیث لکھنا میں تجھ پر حرام کرتا ہوں، میری مجلس سے اُٹھ جا، آپ نے اس شخص کے مجلس سے اٹھائے

(۱) موفق، مناقب الإمام الأعظم، ۱: ۲۰۳
(۲) موفق، مناقب الإمام الأعظم، ۱: ۲۰۴

جانے تک حدیث بیان نہ کی۔ پھر آپ نے فرمایا: ہم سے ابو حنیفہ نے حدیث بیان کی اور مسلسل بیان کرتے رہے۔

’’ابراھیم بن ابو بکر مرابطی کی روایت میں ہے کہ آپ اس شخص پر سخت غضبناک ہوئے یہاں تک کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں ہوگئے۔ اس شخص نے کہا: میں توبہ کرتا ہوں میں غلطی پر تھا تب بھی آپ نے انہیں حدیث بیان کرنے سے انکار کر دیا (یہاں تک کہ وہ مجلس سے چلا گیا)۔‘‘

(۲) امام ابو عاصم ضحاکؒ بن مخلد النبیل (متوفی ۲۱۲ھ)

امام ضَحَّاکؒ بن مَخْلَد شَیْبَانی النبیل سے چھ ثلاثیاتِ بخاری مروی ہیں۔ یہ صحاح ستہ کی تمام کتب کے راوی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عاصم ہے۔ آپ بصرہ کے رہنے والے حافظِ حدیث ہیں۔ دانائی اور عقلمندی میں بہت اونچا مقام رکھنے کی وجہ سے آپ کا لقب ہی ’’نَبِیل‘‘ پڑ گیا تھا۔ بعض حضرات اس لقب کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ہمیشہ اپنے حافظہ کی بناء پر زبانی درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۲۱ھ میں ہوئی۔ (۱)

امام ضحاکؒ بن مخلد کی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبتِ تلمذ

۱۔ امام حاکمؒ، امام مزیؒ اور امام ذہبیؒ کے مطابق امام ابو عاصم ضحاکؒ، امام بخاریؒ کے شیخ ہیں جبکہ امامِ اعظمؒ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ (۲)

---

(۱) ۱۔ ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۳۶۷
۲۔ مزی، تھذیب الکمال، ۱۳: ۲۸۳۔ ۲۸۵

(۲) ۱۔ حاکم، تسمیۃ من أخرجھم البخاری ومسلم، ۱: ۱۴۳
۲۔ مزی، تھذیب الکمال، ۱۳: ۲۸۳
۳۔ ذھبی، سیر أعلام النبلاء، ۹: ۳۹۳
۴۔ أیضاً، الکاشف، ۱: ۵۰۹

۲۔ امامِ اعظمؒ کے شاگرد اور امام بخاریؒ کے شیخ ابو عاصم ضحاک بن مخلد النبیلؒ بذاتِ خود امامِ اعظم سے حصولِ فیض کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہم مکہ مکرمہ میں امام ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ کے پاس محدّثین اور فقہاء کا کثیر ہجوم تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو صاحبِ خانہ کے پاس جائے تاکہ وہ ہم سے یہ ہجوم دور کرے۔ میں نے آپ سے عرض کیا: میں اس کے پاس جاؤں گا لیکن مجھے ابھی کچھ سوالات پوچھنا ہے۔ فرمایا: تو پھر پوچھو! میں نے آپ کے قریب ہو کر سوال پوچھا اور میرے علاوہ کسی اور نے بھی سوال کیا تو آپ نے اس کا جواب دیا۔ اس اثناء میں مالکِ مکان کے پاس جانا بھول گیا۔ پھر جب امام صاحب پر لوگوں کے سوالات کی بوچھاڑ ہوئی تو آپ نے دوبارہ فرمایا: ابھی یہاں ایک نوجوان نے کہا تھا کہ وہ صاحبِ خانہ کے پاس جائے گا وہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: وہ میں ہوں۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اس کے پاس نہیں جاؤ گے جیسا کہ تم نے وعدہ کیا تھا۔ میں نے کہا: اے ابو حنیفہ! میں نے آپ سے اِسی وقت جانے کو نہیں کہا تھا بلکہ بِلا وقت جب میں جانا چاہوں اس وقت جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا:

أتحتال علي إن مخاطبات الناس لا تقع على هذا الذي تريد إنما على الفور.[1]

''کیا تم مجھ پر حیلہ آزما رہے ہو، یاد رکھو کہ لوگوں کے مخاطبات کا محمل تمہارے ارادے سے مقرر نہیں ہوتا بلکہ اس کا اطلاق فی الفور ہوتا ہے۔''

۳۔ امام ابو عاصم ضحاکؒ سے اپنے شیخ امامِ اعظم کی فقاہت کا حال بھی سنیے۔ ضرار بن صرد بیان کرتے ہیں:

سألت أبا عَاصِم النبيل فقلت: أيّما أفقه، سُفيَان أو أبو حنيفة؟

(۱) قرشی، الجواهر المضیئة فی طبقات الحنفیة: ۴۵۳

قال: غلام من غلمان أبي حنيفة أفقه من سُفيَان.(۱)

’’میں نے ابو عاصم النبیل سے پوچھا کہ سب سے زیادہ فقیہ کون ہے ابو حنیفہ یا سفیان ثوری (جو امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں)؟ انہوں نے فرمایا: ابو حنیفہ کے شاگردوں میں عام سا شاگرد بھی سفیان ثوری سے زیادہ فقیہ ہے۔‘‘

۴۔ امام ابو عاصم ضحاک بن مخلد النبیلؒ سے ہی ایک اور طریق سے یہی روایت درج ذیل الفاظ میں مروی ہے جسے حسن بن علی حُلوانی بیان کرتے ہیں:

قلت لأبي عَاصِم يعني النبيل: أبو حنيفة أفقه أو سُفيَان؟ قال: عَبد أبي حنيفة أفقه من سُفيَان.(۲)

’’میں نے ابو عاصم النبیل سے پوچھا کہ ابو حنیفہ زیادہ فقیہ ہیں یا سفیان ثوری؟ انہوں نے فرمایا: امام ابو حنیفہ کا غلام بھی سفیان ثوری سے زیادہ فقیہ ہے۔‘‘

(۳) امام محمدؒ بن عبد اللہ انصاری (متوفی ۲۱۵ھ)

امام محمدؒ بن عبد اللہ بن المثنی انصاری سے تین ثلاثیاتِ بخاری مروی ہیں۔ یہ بھی تمام کتبِ صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔ ان کا نسب حضور نبی اکرم ﷺ کے خادمِ خاص حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ دو مرتبہ بصرہ اور ایک مرتبہ بغداد کے قاضی مقرر ہوئے۔ ان کی ولادت ۱۱۸ھ میں ہوئی۔(۳)

امام حاکمؒ، خطیبؒ بغدادی، امام مزیؒ اور امام عسقلانیؒ نے امام محمدؒ بن عبد اللہ

(۱) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۴۲

(۲) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۴۲

(۳) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعدیل، ۸: ۲۴۸

۲۔ ذھبی، سیر أعلام النبلاء، ۹: ۵۳۲

انصاری کو امام بخاریؒ کا شیخ بیان کیا ہے۔(۱)

- امام مزیؒ اور امام ذہبیؒ کی تحقیق کے مطابق امام محمدؒ بن عبد اللہ انصاری، امامِ اعظمؒ کے محدّثین تلامذہ میں سے ہیں۔(۲)

(۴) امام خلّادؒ بن یحییٰ (متوفی ۲۱۳ھ)

امام ابو محمد خلّادؒ بن یحییٰ سلمی، امام بخاری کی بائیس (۲۲) ثلاثیات میں سے ایک حدیث کے راوی ہیں۔ آپ صحاحِ ستہ میں سے 'صحیح بخاری'، 'سنن ترمذی' اور 'سنن ابوداؤد' کے راوی بھی ہیں۔ آپ کوفہ سے تعلق رکھنے والے ممتاز حافظِ حدیث تھے بعد ازاں مکہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں وصال فرمایا۔(۳)

امام کلاباذیؒ، امام ذہبیؒ، امام عسقلانیؒ اور دیگر ائمہ حدیث کے مطابق امام خلادؒ، امام بخاریؒ کے شیخ ہیں۔(۴)

- امام ابنِ بزاز الکردریؒ اور محدّثِ شام محمدؒ بن یوسف صالحی شامی نے امامِ اعظم

---

(۱) ۱۔ حاکم، تسمیۃ من أخرجھم البخاری ومسلم، ۱: ۲۷۸
۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۴۰۸
۳۔ مزی، تھذیب الکمال، ۲۵: ۵۳۹
۴۔ عسقلانی، تھذیب التھذیب، ۹: ۲۴۴

(۲) ۱۔ مزی، تھذیب الکمال، ۲۹: ۴۲۱
۲۔ ذھبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۴

(۳) عسقلانی، تھذیب التھذیب، ۳: ۱۵۰

(۴) ۱۔ کلاباذی، رجال صحیح البخاری، ۱: ۲۳۷
۲۔ ذھبی، میزان الاعتدال، ۲: ۴۴۶
۳۔ عسقلانی، تھذیب التھذیب، ۳: ۱۵۰

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے محدّثین تلامذہ کی فہرست میں امام خلادؒ کا نام بھی درج کیا ہے۔[(۱)]

اہم علمی نکات

مندرجہ بالا بحث سے درج ذیل اہم علمی نکات ثابت ہوئے:

۱۔ امام ابنِ ابی حاتم، امام ابونصر کلا باذی، خطیب بغدادی، امام موفق بن احمد مکی، امام مزی، حافظ شمس الدین ذہبی، امام ابنِ بزاز کردری، حافظ ابنِ حجر عسقلانی، امام جلال الدین سیوطی اور حافظ محمد بن یوسف صالحی جیسے بلند پایہ اور بلند رتبہ محدّثین کی تحقیقات سے یہ بات متحقق ہوئی کہ امام مکی بن ابراہیم، امام ابو عاصم ضحاک بن مخلد، امام محمد بن عبداللہ انصاری اور امام خلاد بن یحییٰ جیسے اکابرینِ حدیث امامِ اعظم ابوحنیفہ سے نسبتِ تلمذ رکھنے کے ساتھ ساتھ امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری کے اجل اور اکبر شیخ تھے رحمهم الله تعالى أجمعين۔

۲۔ یہ چاروں محدّثین حضرات امام اعظم کے وہ شاگرد ہیں جنھوں نے امام بخاری کی اکیس (۲۱) ثلاثیات کو روایت کیا ہے باقی صرف ایک حدیث رہ جاتی ہے جو امام بخاری نے امامِ اعظم کے شاگردوں کے علاوہ اپنے ایک اور شیخ عصام بن خالد سے لی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر امامِ اعظم ابوحنیفہ کی نسبت سے ان چار حضرات کا تعلق امام بخاری سے کاٹ دیا جائے تو امام بخاری کی اکیس ثلاثیات کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے اور صرف ایک ثلاثی حدیث باقی رہتی ہے۔ گویا اس متعصب فکر سے امامِ اعظم کو نقصان نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا معترضینِ امامِ اعظم خسارے میں جاتے ہیں لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ امام صاحب پر اعتراض کرنے کی بجائے ان کو امام بخاری کا بھی امام تسلیم کرتے ہوئے حدیث میں ان کا مقام و مرتبہ مانا جائے۔

(۱) ۱۔ ابن بزاز کردری، مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة، ۲: ۲۱۹
۲۔ صالحی شامی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة النعمان: ۱۱۰

۴۔ اِمام بخاریؒ کی بائیس ثلاثیات کی اَسانید اور متون

باب ہٰذا کے آخر میں ہم اِفادۂ عام کے لیے امام بخاری کی بائیس (۲۲) ثلاثیات کا متن مع اُردو ترجمہ و تخریج درج کر رہے ہیں:

۱۔ حَدَّثَنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.(۱)

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میرے متعلق ایسی بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانہ تیار رکھے۔‘‘

۲۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ۱: ۵۲، رقم: ۱۰۹

۲۔ ابن ماجۃ نے ’السنن (المقدمۃ، باب التغليظ في الكذب على رسول الله ﷺ، ۱: ۱۳، رقم: ۳۴)‘ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

۳۔ ابن حبان نے ’الصحيح (۱: ۲۱۰، رقم: ۲۸)‘ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

۴۔ حاکم نے ’المستدرك (۱: ۱۹۴، رقم: ۳۷۹)‘ میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

۵۔ احمد بن حنبل نے ’المسند (۱: ۶۵، رقم: ۴۶۹)‘ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

۶۔ بیهقی، السنن الكبرى، ۱۰: ۱۱۲

۷۔ شافعی، المسند، ۱: ۲۳۹

قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا. (۱)

''حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کی دیوار منبر کے اتنے قریب تھی جس میں سے بکری نہ گزر سکے۔''

۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ؟ قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا. (۲)

''حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ آ کر ستون کے پاس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس تھا۔ میں نے عرض کیا: اے ابو مسلم! میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الصلاة، باب قدر کم ینبغي أن یکون بین المصلي والسترة، ۱: ۱۸۸، رقم: ۴۷۵
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵۴
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۵: ۵۸، رقم: ۱۷۶۲
۴۔ بیہقی، السنن الکبری، ۲: ۲۷۲، رقم: ۳۲۸۷

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، أبواب سترة المصلي، باب الصلاة إلی الأسطوانة، ۱: ۱۸۹، رقم: ۴۸۰
۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الصلاة، باب دنو المصلی من السترة، ۱: ۳۶۴، رقم: ۵۰۹
۳۔ ابن ماجة، السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فی توطین المکان في المسجد یصلي فیه، ۱: ۴۵۹، رقم: ۱۴۳۰
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۸
۵۔ بیہقی، السنن الکبری، ۲: ۲۷۱، رقم: ۳۲۸۴

پڑھنے کی بہت کوشش کرتے ہیں؟ فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس کے پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.[۱]

’’حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب (اس وقت) پڑھا کرتے تھے جب کہ سورج پردے میں ہو جاتا۔‘‘

۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ.[۲]

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب، وقال عطاء: يجمع المريض بين المغرب والعشاء، ۱: ۲۰۵، رقم: ۵۳۶
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في وقت المغرب، ۱: ۳۰۴، رقم: ۱۶۴
۳۔ ابوداؤد، السنن، كتاب الصلاة، باب في وقت المغرب، ۱: ۱۱۳، رقم: ۴۱۷
۴۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الصلاة، باب وقت صلاة المغرب، ۱: ۲۲۵، رقم: ۶۸۸
۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵۴
۶۔ بيهقی، السنن الكبرى، ۱: ۳۶۹، رقم: ۱۶۰۳

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، كتاب الصوم، باب صيام يوم عاشوراء، ۲: ۷۰۵، رقم: ۱۹۰۳

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (عاشورہ کے روز) قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا: جس نے جو کچھ کھا لیا ہے تو وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ بھی روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔''

٦۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ ترک شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ. ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَلِّ عَلَيْهَا. قَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قِيلَ: نَعَمْ! قَالَ فَهَلْ تَرَکَ شَيْئًا؟ قَالُوا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَکَ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟ قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُولَ اللهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.(۱)

.... ۲۔ أيضاً، كتاب الصوم، باب إذا نوى بالنهار صوما، ۲: ۶۷۹، رقم: ۱۸۲۴

۳۔ أيضاً، كتاب التمني، باب ما كان يبعث النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الأمراء والرسل واحدًا بعد واحدٍ، ۶: ۲۶۵۱، رقم: ۶۸۳۷

۴۔ مسلم، الصحيح، كتاب الصيام، باب من أكل فى عاشوراء فليكف بقية يومه، ۲: ۷۹۸، رقم: ۱۱۳۵

۵۔ نسائى، السنن، كتاب الصيام، باب إذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع، ۴: ۱۹۲، رقم: ۲۳۲۱

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۷

(۱) ۱۔ بخارى، الصحيح، كتاب الحوالات، باب إن إحال دين الميت على رجل جاز، ۲: ۷۹۹، رقم: ۲۱۶۸

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: کیا اس نے کچھ (ترکہ) چھوڑا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ سو آپ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اور صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھیئے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: تین دینار (چھوڑے ہیں) سو اس پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا اور عرض کیا گیا: اس پر نماز پڑھیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے کچھ (ترکہ) چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: تین دینار (قرض ہے)۔ اس پر آپ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھیے اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ سو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔“

٧۔ **حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ،**

۲۔ أيضاً، كتاب الكفالة، باب من تكفل عن ميت دينا فليس له أن يرجع، ۲: ۸۰۳، رقم: ۲۱۷۳

۳۔ أيضاً، كتاب النفقات، باب قول النبي ﷺ: من ترك كلًّا أو ضياعاً فإليّ، ۵: ۲۰۵۴، رقم: ۵۰۵۶

۴۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفرائض، باب من ترك مالا فلورثته، ۳:۱۲۳۷، رقم: ۱۶۱۹

۵۔ ترمذی، الجامع الصحيح، كتاب الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فی الصلاة على المديون، ۳: ۳۸۸، رقم: ۱۰۷۰

قَالَ: يَا ابْنَ الأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَأَيْضًا. فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.(۱)

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے (حدیبیہ کے مقام پر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پھر میں ایک درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن اکوع! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھا دوبارہ کر لو، سو میں نے دوسری دفعہ بھی بیعت کر لی۔ سو میں نے (یزید بن ابوعبید) سے پوچھا: اے ابومسلم! آپ حضرات نے اس روز کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: موت پر۔‘‘

۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الجهاد، باب البيعة في الحرب أن لا يفرّوا، وقال بعضهم: على الموت، ۳: ۱۰۸۱، رقم: ۲۸۰۰

۲۔ أيضاً، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، ۴: ۱۵۲۹، رقم: ۳۹۳۶

۳۔ أيضاً، کتاب الأحكام، باب كيف يبايع الإمام الناس، ۶: ۲۶۳۴، رقم: ۶۷۸۰

۴۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإمارة، باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، ۳: ۱۴۸۳، رقم: ۱۸۶۰

۵۔ ترمذی، الجامع الصحيح، كتاب السير عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء فی بيعة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۴: ۱۵۰، رقم: ۱۵۹۲

۶۔ نسائی، السنن، كتاب البيعة، باب البيعة على الموت، ۷: ۱۴۱، رقم: ۴۱۵۹

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ. فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.(۱)

''یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا نشان دیکھا تو پوچھا: ابو مسلم! یہ زخم کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوہ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہ کہنے لگے تھے: سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا تو آپ نے اس (زخم) پر تین مرتبہ دم فرمایا جس سے مجھے ابھی تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔''

۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِکَ، فَحَدَا بِهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنِ السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأُصِيبَ صَبِيْحَةَ لَيْلَتِهِ. فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ. فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ، إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ أَيُّ قَتْلٍ يَزِيْدُهُ عَلَيْهِ.(۲)

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر، ۴: ۱۵۴۱، رقم: ۳۹۶۹

۲۔ ابو داؤد، السنن، کتاب الطب، باب کيف الرقی، ۴: ۱۲، رقم: ۳۸۹۴

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الديات، باب إذا قتل نفسه خطأ فلا دية له، ۶: ۲۵۲۵، رقم: ۶۴۹۶

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر کی طرف نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ہانکنے والا کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں ان سے اور فائدہ نہیں اٹھا لینے دیتے؟ چنانچہ اسی رات کی صبح کو وہ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ لوگوں نے کہا: اس کے عمل ضائع ہوگئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے۔ جب میں واپس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہوگئے ہیں۔ اس لئے میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے ہیں آپ نے فرمایا: جس کسی نے بھی یہ کہا غلط کہا ہے۔ اس کے لیے تو دو گنا اجر ہے وہ تو مشقت اٹھانے والا مجاہد ہے۔ اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔‘‘

۱۰۔ حَدَّثَنَا الْمَکِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَيْحَکَ

۲۔ أيضاً، کتاب المغازی، باب غزوة خيبر، ۴: ۱۵۳۷، رقم: ۳۹۶۰

۳۔ أيضاً، کتاب الأدب، باب ما يجوز من الشعر و الرجز والحداء وما يکره منه، ۵: ۲۲۷۷، رقم: ۵۷۹۶

۴۔ مسلم، الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب غزوه ذی قَرَدٍ، ۳: ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، رقم: ۱۸۰۲

۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۷

۶۔ ابو عوانه، المسند، ۴: ۳۱۴، رقم: ۶۸۳۱

مَا بِکَ؟ قَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وَ فَزَارَةُ، فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا: يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوْهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَقُوْلُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوْا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ. فَقَالَ: يَاابْنَ الْأَكْوَعِ: مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ، إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ.(۱)

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے جنگل کی طرف چلا، پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام مجھے ملا میں نے اسے کہا: تو ہلاک ہو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑی گئی ہے۔ میں نے پوچھا: کس نے پکڑی ہے؟ اس نے جواب دیا: قبیلہ غطفان اور فزارہ کے آدمی لے گئے ہیں۔ میں تین مرتبہ ''یَا صَبَاحَاہُ'' کے الفاظ کے ساتھ اس زور سے چلایا کہ مدینہ منورہ کے

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الجهاد، باب من رأی العدو فنادی بأعلی صوته یاصباحاه حتی یسمع الناس، ۳: ۱۱۰۶، رقم: ۲۸۷۶
۲۔ أیضاً، کتاب المغازی، باب غزوة ذاتِ القردِ، ۴: ۱۵۳۶، رقم: ۳۹۵۸
۳۔ مسلم، الصحیح، کتاب الجهاد والسیر، باب غزوة ذی قَرَدٍ وغیرها، ۳: ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۸، رقم: ۱۸۰۶
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۸
۵۔ نسائی، السنن الکبری، ۲: ۲۴۳، رقم: ۱۰۸۱۴

ہر گوشہ میں رہنے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ ان لوگوں تک جا پہنچا۔ سو میں ان کی جانب تیر پھینکنے لگا اور ساتھ یہ کہنے لگا:

میں اَکوع کا بیٹا ہوں، آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے

میں نے ان کے پانی پینے سے پہلے ہی ان سے اونٹنی چھین لی۔ میں اسے لے کر واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں ان کے پانی پینے سے پہلے ہی جلدی سے ان سے اونٹنی چھین لایا۔ اُن کے پیچھے کسی کو روانہ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابنِ اکوع! تم مالک ہوگئے ہو اب نرمی کرو۔ ان کی مہمانی اپنی قوم میں ہو رہی ہوگی۔‘‘

۱۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوْا خَيْبَرَ، أَوْقَدُوا النِّيْرَانَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيْرَانَ؟ قَالُوا: لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. قَالَ: أَهْرِيقُوْا مَا فِيْهَا وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهْرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ ذَاكَ.(۱)

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز خیبر فتح ہوا اس شام لوگوں نے آگ جلائی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الذبائح والصید، باب آنیة المجوس والمیتة، ۵: ۲۰۹۴، رقم: ۵۱۷۸
۲۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الذبائح، باب لحوم الحمر الوحشية، ۲: ۱۰۶۵، رقم: ۱۳۹۵
۳۔ بیهقی، السنن الکبری، ۶: ۱۰۲، رقم: ۱۱۳۳۳
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵۰

کے لئے جلائی ہے؟ مجاہدین نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے: فرمایا: جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ لیں؟ فرمایا: چلو یونہی کر لو۔‘‘

۱۲۔ **حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ.** (۱)

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لئے عاشورہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا ہے وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔‘‘

۱۳۔ **حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ! قَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.** (۲)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب إذا نوی بالنهار صوما، ۲:۶۷۹، رقم:۱۸۲۴
۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، ۲:۷۹۲، رقم:۱۱۲۵
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۴۸

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الکفالة، باب من تکفّل عن میّت دیناً فلیس له أن یرجع، وبه قال الحسن، ۲:۸۰۳، رقم: ۲۱۷۳

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز (جنازہ) پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا: کیا اس پر کچھ قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی حضور! فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا قرض میں ادا کروں گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔‘‘

۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ :أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم رَأَی نِيْرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: عَلَی مَا تُوقَدُ هَذِهِ النِّيْرَانُ؟ قَالُوا: عَلَی الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. قَالَ

......۲۔ أيضاً، کتاب الحوالات، باب إن إحال دين الميّت علی رجل جاز، ۲: ۷۹۹، رقم: ۲۱۶۸

۳۔ أيضاً، کتاب الکفالة، باب من تکفّل عن ميت دَينا، فليس له يرجع، ۲: ۸۰۳، رقم: ۲۱۷۳

۴۔ أيضاً، کتاب النفقات، باب قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم: من ترک کلاًّ أوضياعاً فإليّ، ۵: ۲۰۵۴، رقم: ۵۰۵۶

۵۔ مسلم، الصحيح، کتاب الفرائض، باب من ترک مالًا فلورثته، ۳: ۱۲۳۷، رقم: ۱۶۱۹

۶۔ ترمذی، الجامع الصحيح، کتاب الجنائز عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب ما جاء فی الصلاة علی المديون، ۳: ۳۸۸، رقم: ۱۰۷۰

۷۔ نسائی، السنن، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی من عليه دَين، ۴: ۶۵، رقم: ۱۹۶۰، ۱۹۶۱

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

اكْسِرُوْهَا وَأَهْرِقُوهَا. قَالُوا: أَلاَ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: اغْسِلُوْا. (۱)

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی آگ دیکھی تو فرمایا: یہ کیوں جلائی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: پالتو گدھوں کے گوشت کو (پکانے کے لئے) اس پر فرمایا: ہانڈیاں توڑ دو اور اسے بہا دو۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم ایسا نہ کریں کہ انہیں الٹ دیں اور ہانڈیاں دھو لیں؟ فرمایا: اچھا، دھولو۔‘‘

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَ غَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ، اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا. (۲)

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب المظالم، باب هل تكسر الدِّنَانُ الّتِي فيها الخَمْرُ، أو تُخَرَّقُ الزِّقَاق، فإِنَ كسر صَنَمًا، أو صَلِيبًا أو طُنبُورًا أَوْ ما لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبه، ۲: ۸۷۶، رقم: ۲۳۴۵

۲۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الذبائح، باب لحوم الحمر الوحشية، ۲:۱۰۶۵، رقم: ۳۱۹۵

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۵۰

(۲) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب المغازی، باب بعث النبی ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة، ۴: ۱۵۵۶، رقم: ۴۰۲۳

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب عدد غزوات النبی ﷺ، ۳: ۱۴۴۷، رقم: ۱۸۱۵

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۵۴

۴۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۶: ۱۳۹، رقم: ۷۱۷۴

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۴۱، رقم: ۴۹۶۱)

۶۔ ابو عوانه، المسند، ۴: ۳۵۵، رقم: ۶۹۵۴

’’حضرت یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سات غزوات میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے اور اس غزوہ میں بھی شریک تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارا امیر بنایا تھا۔‘‘

۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ: كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوا فِيْهَا.(۱)

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے۔ جب اگلا سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ فرمایا: تم کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ پچھلا سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا کہ تم اس (تنگی) میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔‘‘

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ! أَلَا تُبَايِعُ؟ قُلْتُ: يَا

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب: الأضاحي، باب: ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يُتَزَوَّدُ منها، ۵: ۲۱۱۵، رقم: ۵۲۴۹

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الأضاحي، باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث في أول الإسلام وبيان نسخه وإباحته إلى متى شاء، ۳: ۱۵۶۳، رقم: ۱۹۷۴

رَسُولَ اللهِ! قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ، قَالَ: وَفِي الثَّانِي.(۱)

''حضرت یزید بن ابوعبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا: دوبارہ کر لو۔''

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الرُّبَيِّعَ، وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ. فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الأحکام، باب من بایع مرتین، ۶: ۲۶۳۵، رقم: ۶۷۸۲

۲۔ أیضاً، کتاب الجهاد، باب البیعة في الحرب أن لا یفروا، وقال بعضهم: علی الموت، ۳: ۱۰۸۱، رقم: ۲۸۰۰

۳۔ أیضاً، کتاب المغازی، باب غزوة الحدیبیة، ۴: ۱۵۲۹، رقم: ۳۹۳۶

۴۔ أیضاً، کتاب الأحکام، باب کیف یبایع الإمام الناس، ۶: ۲۶۳۴، رقم: ۶۷۸۰

۵۔ مسلم، الصحیح، کتاب الإمارة، باب استحباب مبایعة الإمام الجیش عند إرادة القتال، ۳: ۱۴۸۳، رقم: ۱۸۶۰

۶۔ أیضاً، کتاب الجهاد والسیر، باب غزوة ذی قَرَدٍ وغیرها، ۳: ۱۴۳۲، رقم: ۱۸۰۷، ۱۸۰۲

زَادَ الْفَزَارِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ: فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ.(۱)

’’حضرت حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں روایت بیان کی: حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دو دانت توڑ دیے۔ انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا اور یہ معافی کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ سو وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیع کے سامنے کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدیة، ۲: ۹۶۱، رقم: ۲۵۵۶

۲۔ أیضاً، کتاب الجهاد، باب قول اللہ تعالی: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلاً۔ [الأحزاب: ۲۳]، ۳: ۱۰۳۲، رقم: ۲۶۵۱

۳۔ أیضاً، کتاب: التفسیر، باب قوله: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ۱۷۸]، ۴: ۱۶۳۶، رقم: ۴۲۳۰

۴۔ أیضاً، کتاب التفسیر، باب قوله: وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ، ۴: ۱۶۸۵، رقم: ۴۳۳۵

۵۔ مسلم، الصحیح، کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات، باب إثبات القصاص فی الإسنان، ۳: ۱۳۰۲، رقم: ۱۶۷۵

۶۔ ابوداود، السنن، کتاب الدیات، باب القصاص من السنّ، ۴: ۱۹۷، رقم: ۴۵۹۵

۷۔ نسائی، السنن، کتاب القسامة، باب القصاص من الثنیة، ۸: ۲۷، رقم: ۴۷۵۶۔ ۴۷۵۷

۸۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الدیات، باب القصاص فی السنّ، ۲: ۸۸۴، رقم: ۲۶۴۹

مبعوث فرمایا: اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ فرمایا: اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب قصاص کا کہتی ہے۔ سو وہ لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دیتا ہے۔

’’فزاری کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ لوگ دیت لینے پر رضامند ہو گئے۔‘‘

اس حدیثِ مبارکہ کو امام بخاری نے تین واسطوں سے اپنی صحیح میں درج ذیل دو اور مقامات پر بھی روایت کیا ہے:

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ.(۱)

’’حضرت محمد بن عبداللہ انصاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔‘‘

۲۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ.(۲)

’’حضرت حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے، وہ حضور

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب: التفسیر، باب قوله: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ۱۷۸]، ۴: ۱۶۳۶، رقم: ۴۲۲۹

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الدیات، باب السن بالسن، ۶: ۲۵۲۶، رقم: ۶۴۹۹

۲۔ أیضاً، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدیة، ۲: ۹۶۱، رقم: ۲۵۵۶

نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔‘‘

۲۱۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ.(۱)

’’حضرت حریز بن عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کی نظر میں حضور اکرم ﷺ پر بڑھاپے کے آثار تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔‘‘

۲۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.(۲)

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ۳:۱۳۰۲، رقم:۳۳۵۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۱۸۷۔۱۸۸، ۱۹۰

۳۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۶۶۳، رقم: ۴۲۰۰

۴۔ ابن أبی شیبة، المصنف، ۵:۱۸۷، رقم: ۲۵۰۶۳

۵۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۱۲۹، رقم: ۱۰۴۵

مسند احمد کی روایت کی سند امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے، جب کہ امام حاکم نے اس حدیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب التوحید، باب وکان عرشه علی الماء وهو رب العرش العظیم، ۶: ۲۷۰۰، رقم: ۶۹۸۵

’’حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روٹی اور گوشت کھلایا۔ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقی ازواجِ مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر فرمایا ہے۔‘‘

.... ۲۔ نسائی، السنن، کتاب النکاح، باب صلاۃ المرأۃ إذا خطبت واستخارتھا ربھا، ۶: ۷۹، رقم: ۳۲۵۲

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۲۶، رقم: ۱۳۳۸۵

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۴: ۳۹، رقم: ۱۰۷

۵۔ ھیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۹۱